

## 2378- مہر بیوی کا ثابت شدہ حق ہے

### سوال

میں مہر کے متعلق اسلامی نظریہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، کہ کیا اسلام مہر کی اجازت دیتا ہے یا کہ یہ ایک غلطی شمار ہوگی، اور جب یہ غلطی ہو تو پھر اس شخص کو کیا کرنا چاہیے جو پہلے مہر حاصل کر چکا ہے؟

### پسندیدہ جواب

دین اسلام میں مہر بیوی کا خصوصی حق ہے جو صرف اور صرف بیوی پر اور مہر حاصل کرے گی جو کہ اس کے حلال ہے، لیکن کچھ ممالک میں یہ معروف ہے کہ مہر میں بیوی کا کوئی حق نہیں، یہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔

عورت کو مہر کی ادائیگی کے وجہ سے بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

**﴿اور عورتوں کو ان کے مہر رضی خوشی دے دو﴾۔ النساء (4)۔**

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نخلہ سے مہر مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کی کلام میں کہتے ہیں:

مرد پر واجب ہے کہ وہ واجبی طور پر بیوی کو مہر ادا کرے اور یہ اسے رضی و خوشی دینا چاہیے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمان ہے:

**﴿اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا بھی چاہو اور ان میں سے کسی تم نے خزانہ کا خزانہ بھی دے رکھا ہو تو بھی اس میں سے کچھ نہ لو، کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی**

**لے لو گے، تم اسے کیسے لے لو گے، حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمانہ لے رکھا ہے﴾۔ النساء (20-21)۔**

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یعنی جب تم کسی بیوی کو چھوڑنا چاہو اور اس کے بدلے میں کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہو تو پہلی کو دلیے گئے مہر میں سے کچھ بھی واپس نہ لو چاہے وہ کتنا بڑا خزانہ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ مہر تو اس ٹکڑے کے بدلے میں ہے (یعنی جس کی وجہ سے اس سے ہم بستری جائز ہوئی ہے)۔

اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

**﴿تم اسے کس طرح لے سکتے ہو حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو﴾۔ اور یثاق غلیظ عہد و پیمانہ اور عقد ہے۔**

حدیث شریف میں ہے کہ :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان پر زرد رنگ کے نشان تھے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

مہر کتنا دیا ہے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ایک گھٹلی کھجور کے برابر سونا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : ولیمہ کرو چاہے ایک بخری سے ہی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4756)۔

اور مہر صرف لڑکی کا حق ہے اس کے والد یا کسی اور کے لیے اس میں سے کچھ لینا جائز نہیں لیکن اگر لڑکی خود ہی راضی خوشی دے دے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔

ابوصالح کہتے ہیں کہ مرد جب اپنی لڑکی کی شادی کرتا تو اس کی مہر خود لے لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روک دیا اور یہ آیت نازل فرمائی :

**﴿اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی ادا کرو﴾۔** تفسیر ابن کثیر۔

اور اسی طرح اگر بیوی خاوند کو اپنے مہر میں سے کچھ معاف کرتے ہوئے اسے دیتی ہے تو خاوند اسے لے سکتا ہے اور وہ اس کے لیے حلال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**﴿اور اگر وہ تمہیں اپنی مرضی سے خوش ہو کر کچھ معاف کر دیں تو اسے راضی خوشی کھاؤ﴾۔ النساء (4)۔**

واللہ اعلم۔